بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ستائیسواں پارہ

سورہ والزاریات۔ 51، سورہ والطور۔ 52

تیئسویں تراویح

ستائیسویں پارہ سے شروع ہے۔ سورہ والزاریات کا سلسلہ چل رہا ہے۔ پچھلی قوموں کا عمل انبیاء کا قصہ سنایا جا رہا ہے۔ سرکش مزاج ضدی طبیعت سب ایک جیسی ہوتی ہیں ضروری ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو نیکی کی وصیت نصیحت ہدایت کرتا رہے تاکہ لوگوں کی سرکشی ختم ہو انسانیت راہ راست پر چلے۔ ظالموں کی سزا مقرر ہے وقت پر ان کو ضرور دیجائیگی افسوس ہے ان لوگوں پر جو آخری وقت تک ایمان نہیں لائیں گے عذاب کا دن ایسے ہی لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

قسم ہے طور کی جہاں اللہ اپنے منتخب بندے سے ہم کلام ہوا۔ قسم ہے لوح محفوظ کی جس میں سب کچھ پہلے سے لکھوا کر کتاب کی شکل میں علیحدہ محفوظ کر دیا گیا۔ قسم ہے اس قرآن مجید کی جو ام الکتاب سے نقل ہو کر لوگوں کے درمیان کھلی اوراق میں نازل کر دی گئی اور قسم ہے بیت اللہ کی جہاں قرآن مجید نازل ہوا۔ قسم ہے اللہ کے گھر کی جسکی چھت بلند ہے۔ جہاں دنیا کا مرکز عبادت بنایا گیا۔ قسم ہے دریائے شور کی جو پانی سے بھرا ہوا ہے اتنی قسموں کے کھانے کے بعد بھی قیامت کے وعدے کا تم کو یقین نہیں آیا ڈرو اس قیامت کے دن سے جس روز کو آنے سے کوئی ٹال نہیں سکتا اس روز آسمان لرز جائیں گے۔ زمین گھبرا جائیگی پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے افسوس تم پر بھی تم کو روز قیامت کا آخرت کے دن کا یقین نہیں آتا تم سب کو جہنم کی آگ کیطرف بلایا جائیگا۔ اگر تم آخرت کا یقین رکھتے بغیر بد عملی گناہ کی زندگی کفر و شرک کی لعنت سے باہر نہیں نکلو گے۔ تم صبر کرو یا نہ کرو اس دنیا کی زندگی میں تم کو دوزخ میں بہرحال ڈالا جانیوالا ہے۔ جنتی لوگوں کے باغ ہیں نہریں ہیں بہترین نعمتیں کھانے پینے کے عیش و آرام ہیں۔ اچھے اعمال کے اچھے بدلے ہیں اے رسول صلعم ان کافروں مشرکوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں ان کی زیادتی ظلم و سرکشی پر آپ صبر کریں یہ

آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے آپ کے خلاف قتل کرنے کی سازشیں سب ہم بیکار کر دیں گے۔ آپ ہماری حفاظت میں ہیں کوئی آپ کو نہ قتل کر سکے گا نہ گزند پہنچا سکے گا۔ ہم اُن کی آنکھ کے سامنے سے بچا کر نکال لے جائیں گے آپ اللہ کی حمد ذکر اور تسبیح میں صبح و شام اٹھتے بیٹھتے اللہ کو یاد رکھیں رات میں بھی تہجد کے وقت جب ستارے چھپنے لگتے ہیں نمازیں پڑھتے رہو اللہ کو ہر وقت یاد رکھیں اللہ حامی و مددگار ہے۔

اس کے بعد سورۂ والنجم قرآن کی 53 ویں سورت شروع ہوتی ہے۔ رسول صلعم کی توصیف بیان ہو رہی ہے۔ قسم ہے تاروں کی کہ محمدؐ صلعم مجنون پاگل ہرگز نہیں جو تم کہتے ہو وہ ہمارا رسول ہے ہماری باتیں ہمارے احکامات تم تک پہونچاتا رہتا ہے۔ اپنے دل سے گھڑی باتیں نہیں کرتا اس کو اللہ کیطرف سے جو وحی کے ذریعہ پہنچایا جاتا ہے وہی سناتا رہتا ہے جبرئیل امین بڑا زبردست قوت والا ہے۔ سب فرشتوں میں بااعتماد اپنی اصلی صورت میں آسمان کے کناروں پر سب سے پہلی دفعہ غار حرا کے اوپر نظر آیا تھا۔ اور دوسری بار اپنی اصلی صورت میں عرش کے قریب قابَ و قوسَین پر نظر آیا تھا پھر کسی کو فرشتہ اصلی حالت میں نظر نہیں آیا۔ یہ خاص رحمت تھی اللہ کی اپنے حبیب کے لیے اللہ نے اپنے حبیب کی مہمانی کی اپنے قریب بلایا اس کی آنکھ اس کا قلب دونوں نے دیکھا محسوس کیا جلوۂ الٰہی کو سِدرَۃُ المُنتَہیٰ پر ہمارا فرشتہ رک گیا اس کے قدم جم گئے مگر ہمارا حبیب اس سے بھی آگے دو قدم لے کر آ کر ملا۔ اس سے باتیں ہوئیں۔ اس پر وحی نازل ہوئی جنّتُ الماوٰیٰ اس کو دکھایا گیا جہاں جنتی لوگ حضرت آدم علیہ السلام قیام پذیر تھے انؑ سے ملاقات کرائی سدرۃ المنتہیٰ ہے جہاں نورِ الٰہی کی بصیرت ولپیٹیں لے رہی تھیں جو جلوۂ نور اپنے نبی کے لیے کھلا ہوا تھا اسکی نظر اس کا مشاہدہ نہ کر سکی آنکھیں چندھیا گئیں کچھ نظر نہ آیا دل نے سب کچھ جان لیا دیکھ لیا بڑے بڑے عجائبات قدرت اپنے حبیب کو اس رات دکھائے گئے جو معراج کی شب تھی۔ یہ راز و نیاز کی باتیں تھیں جو محبّ اور محبوب کے درمیان اس رات ہوئیں اللہ نے اس کو عزت دی۔

اس کے بعد دوسرا مضمون کفار قریش کا ان کے جھوٹے خداؤں لات منات عزّیٰ کے ذکر سے ہوا یہ سب شرک کفر ہے خدا واحد ہے اس کی بادشاہی ہر طرف ہے جو لوگ خدا سے ڈر کر گناہ کبیرہ سے بچتے رہتے ہیں اللہ ان کے گناہِ صغیرہ معاف کر دیتا ہے۔ ان کی مغفرت کرتا ہے لوگو تمہاری پاکیزگی تمہارے تقویٰ سے ہے خدا سے ہر وقت ڈرتے رہنا ہے۔ ہم نے ابراہیم کو صحیفے دیئے موسیٰ کو توریت کی کتاب دی اسمیں صاف بتایا کہ گناہ سے بچتے رہو کسی ایک کا

گناہ دوسرے کے گناہ میں شامل نہیں ہوگا۔ ہر ایک کو اپنا بوجھ خود ہی اٹھانا ہے یہاں قریش کے سردار ولید بن مغیرہ کا نام لیئے بغیر ذکر آیا ہے۔ اس کی مثال قوم نوح کے سرداروں سے ملتی جلتی تھی جن کو ہلاک کیا گیا یہ شخص بھی جنگ بدر میں ہلاک ہوا۔

اس کے بعد سورت القمر 54 ویں قرآن کی سورت شروع ہورہی ہے۔ حضور صلعم نے مکہ کے ابتدائی ایام میں لوگوں کو ایک شب چودھویں رات میں صفا مروا کی پہاڑی پر شق القمر کا معجزہ دکھایا جو چودھویں کا پورا چاند دو ٹکڑے انگلی کے فقط اشارے سے ہوگیا الگ ہو کر ہٹا پھر آکر ایک ٹکڑا دوسرے، ٹکڑے سے مل گیا تھا۔ یہ معجزہ دیکھ کر ساتھی سرداروں نے اس کو جادو کہا سحر کا نام شعبدہ بتایا تھا یہ تھی ان کی خصلت عادت یہی خصلت پچھلی نافرمان قوموں کی رہی جو ہلاک کئے گئے۔ قرآن نے سب قوموں کے حالات پیغمبروں کے قصے بار بار عبرت کے لیے سنائے ہیں کہ یہ کفار مکہ ایسی حرکتوں سے باز آجائیں۔ قرآن آسان عربی زبان میں ان کو ہر چیز کھول کھول کر بیان کرتا ہے مگر بہت کم ہی لوگ اس سے سبق عبرت حاصل کرنے والے ہیں۔ عاد کا قصہ ان کی ہلاکت تند تیز آندھی سے ہوئی۔ جو ۸ رات ۷ دن مسلسل نحوست کے دنوں میں چلتی رہی تھی صالح کی اونٹنی کا واقعہ سب کچھ قرآن نے سنایا ہے یہ مجرم لوگ ہیں کسی قصے سے عبرت حاصل نہیں کریں گے۔ ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو ان کی تقدیر ہم نے پہلے ہی لکھ کر رکھدی ہے ہمارے فرشتے دن رات ان کے اعمال لکھتے جارہے ہیں دفتر کے دفتر محفوظ رکھے گئے ہیں۔ نیکی کریں یا بدی سب لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد قرآن کی معرکۃ الارا سورت الرحمٰن شروع ہورہی ہے۔ یہ قرآن کی 55ویں سورت ہے۔ دلہن کیطرح بنی سنوری آراستہ سورت ہر آیت پر اللہ کی نعمتوں کا ذکر اور سوال کہ کون کون سی نعمتوں کا انسان انکار کرتا جائیگا۔ پوچھا جارہا ہے۔ دنیا کا سارا نظام دیکھو ایک اندازے پیمانے نظام قدرت کا پابند ہے۔ تاکہ وہ مسلسل چلتا رہے۔ لوگو! اس نظام کائنات میں تم اپنی طرف سے کوئی خرابی ہرگز نہ پیدا کرنا اور نہ ہی اس نظام میں خلل ڈالنے کی کوشش کرنا یہاں ہر چیز اعتدال توازن انداز سے پیمانے سے مقرر کردی گئی ہے کسی وقت بھی درہم برہم ہوجائیگا۔ دیکھو اس کائنات کی کوئی چیز بے مقصد نہیں ہے نہ زمین کے اوپر نہ آسمانوں کے بیچ آسمانوں میں نظام شمسی بھی ایک خاص اندازے پیمانے تقدیر سے اپنا کام کررہا ہے۔ ہر برج اپنے اپنے راستوں پر مقررہ رفتار سے محو سفر ہے۔ دیکھو یہ سارا نظام قدرت خدا کے وجود کی شہادت دیتا ہے۔ خدا ہر طرف موجود ہے یہ سب اسی کے فیض کا جلوہ ہے۔ دو دریاؤں کو دیکھو الگ الگ رنگ الگ الگ مزے

کھارے اور میٹھے مگر جب دونوں ایک جگہ ملتے ہیں تو ساتھ ساتھ چلتے ہیں مگر اپنا رنگ مزہ خصوصیت نہیں بدلتے پھر تھوڑی دور جا کر الگ الگ ہوجاتے ہیں ان کے درمیان کوئی اوٹ رکاوٹ دیوار کھڑی نہیں رہتی۔ جو دونوں کو الگ الگ کرتی۔ کھارے پانی کے سمندر کے بیچ سے میٹھے پانی کے چشمے نکالتے ہیں۔ سمندروں کی تہہ سے تیل کے کنوئیں نکالتے ہیں۔ تم کس کس بات کو جھٹلاؤ گے۔ سمندروں سے قیمتی موتی زیورات آرائش کی چیزیں کہاں سے آجاتی ہیں جو تم زینت کے لیے پہنتے ہو کبھی اس پر غور بھی کیا ہے کون نکالتا ہے یہ سب نوادرات، سمندروں کے سینے پر بڑے بڑے جہاز بادبانی کشتیاں کون چلاتا رہتا ہے کس کس چیز کو جھٹلاؤ گے۔ ہواؤں کو کون جگہ دیتا ہے کہ مشرق مغرب کیطرف چلو پھرو جس سے تمہاری کشتیاں جہاز بادبان چلتے ہیں کیا تم کسی بات کا انکار کروگے کس نعمت کو جھٹلاسکوگے پھر بھی تمہاری ضد سرکشی کفر خدا کا انکار اس حقیقت کا قائل نہیں ہے۔

تمہاری ضد سرکشی تم کو حقیقت دیکھنے کے بعد بھی قائل نہ کرسکی تم خدا کے وجود اس کی قدرت کا انکار ہی کروگے تو ایک دن آئیگا ضرور جب تم کو پتہ چلے گا ہر چیز فنا ہوجائیگی نہ زمین نہ آسمان نہ کوئی چیز صرف خدا کا وجود اسکی ذات بابرکت اس کا جلال اس کا جمال اس کی کرسی، اس کا عرش اس کا تخت باقی رہیگا۔ دنیا میں دو الگ مخلوق رہتے ہیں ایک جنات جو آگ دھوئیں سے پیدا کیا دوسرا انسان مٹی سے دونوں کا ایک ہی جہاں ہے۔ کس طرح رہتے بستے ہیں کیا تم جان سکتے ہو۔ کیا تم دو الگ مخلوق ایک زمین پر رہتی ہے ایک خاکی ہے دوسری ناری ہے آسمانوں کے خلا میں گھوم پھرتی رہتی ہے نظر نہیں آتی کیا تم دونوں خدا کی گرفت سے بچ کر اس فضائے بسیط میں سمندروں کی تہہ میں خدا سے چھپ سکتے ہو تو جاؤ چھپ جاؤ زمین کی سرحدوں سے آگے نکل جاؤ دیکھو لو یقین کرلو تم خدا کی گرفت سے کبھی بچ نہیں سکتے تم میں سے جو بھی انسان ہو یا شیطان جن پری ہو شرارت، سرکشی خدا کا انکار کفر شرک، بدکاری، ظلم، زیادتی، فساد، شرارت کرے گا اسکو دوزخ میں ڈالا جائیگا جن اور انسانوں سے دوزخ بھر دی جائیگی۔

قیامت کے دن تم سے پوچھا نہیں جائیگا اس سے پہلے ہی تمہارے چہروں کی رنگت سیاہی، پریشانی، حیرانی سب کچھ بتادیگی کہ تم کیا کرکے آئے جواب اس کا مزہ چکھو۔ جو شخص تقویٰ، پرہیزگاری، خدا کا خوف ڈر دل میں رکھ کر نیک کام کریگا خدا کے احکامات کا پابند رہیگا۔ اسکو دو بہشتیں دو جنتیں دکھائیں گے ایک جنت تو دنیا کی زندگی میں ملے گی دوسری جنت آخرت کی زندگی میں ملے گی۔ ان کے لیے دو باغ الگ الگ ہوں گے جس میں سایہ دار درخت

لگے ہوں گے ان کے درمیان میٹھے پانی کے چشمے بہہ رہے ہوں گے۔ ایک باغ تو سابقون الاولون کے لوگوں کے لیئے مخصوص ہوگا جو اعلیٰ درجے کا ہوگا اور دوسرا باغ بعد کے آنیوالے اصحاب الیمین والوں کے لیے ہوگا جو ادنیٰ ہوگا کیا تم اس کا یقین کرلو گے۔ اللہ نیک لوگوں کا صلہ نیکی واحسان سے دیگا۔ ان دو اعلیٰ و ادنیٰ باغوں کے علاوہ بھی معمولی قسم کے باغ الگ ہوں گے جہاں خوبصورت حوریں حسن و جمال والیاں بڑی بڑی آنکھوں کے سحر سے مخمور جوانیاں ہوں گی جو نیک لوگوں کے انتظار میں الگ الگ خیموں میں بیٹھیں دیکھ رہی ہوں گی۔ اور خدا کا ذکر کررہی ہوں گی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔

اس کے بعد کی سورت واقعہ 56 ویں سورت شروع ہوتی ہے جسمیں قیامت کا ذکر موت کا منظر دکھایا گیا ہے جب قیامت برپا ہوگی تو ہر چیز بکھر جائیگی صرف مخلوقات انسان اور جن باقی بچیں گے۔ انسان کی تین قسمیں ہوجائیں گی۔ وہی تین قسمیں جو سورہ بقرہ کے شروع میں بیان ہوئی تھیں (1) یؤمنون بالغیب وبالآخرۃ یوقنون والے (2) کافرو مشرک جو اللہ کے بارے میں شرک و کفر کرنیوالے (3) اہل کتاب یہودی، عیسائی اور منافق نیک لوگوں کی بھی تین قسمیں ہوں گی (1) سابقون الاولون (2) اصحاب الیمین بعد آنے والے مدینہ کے مسلمان انصار صحابی خلیفہ اربعہ وصالحین (3) اصحاب المشئمۃ بدکار برے لوگ منافق گنہگار موت کے وقت کا منظر بڑا عجیب ہوتا ہے۔ آنکھیں بند بیہوشی کی حالت میں آدمی وہ سب کچھ دیکھتا رہتا ہے جہاں اب اسکو تھوڑی دیر میں پہنچنا ہوتا ہے۔ لیٹا ہوا تکتا رہتا ہے۔ لوگ سکرات کا عالم کہتے ہیں وہ اپنی منزل اپنا انجام دیکھتا رہتا ہے۔ لیجانیوالے کے انتظار میں پڑا رہتا ہے۔ اس وقت مرنیوالا خدا سے بہت قریب ہوجاتا ہے اور خدا کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد عزرائیل اس کے وقت کے ختم ہونے کے انتظار میں وہ بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ ساتھ لیجائیں گے۔ آسمانوں میں پہنچائیں گے وہاں اعمال نامہ کھولا دیکھا جائیگا۔ عالم برزخ کی منزل متعین کرکے قبر میں منکر نکیر سوال جواب کریں گے تم اس وقت کو بھولے بیٹھے تھے اب کہاں بھاگ کر جاؤ گے۔ اگر تم روح کو جسم کے اندر واپس لے سکتے ہو تو اپنی کوشش کر دیکھو۔ اب آخری فیصلہ عالم آخرت میں ہوگا۔ قبر کے راستے تم کو عالم برزخ میں منتقل کردیا جائیگا۔ اگر متقی، نیک خدا کے پسندیدہ ہوگے تو عالم برزخ میں جنت کی کھڑکی کے قریب تمہارا راحت چین کا مقام ہوگا۔ بدکار گنہگار کافر مشرک بن کر جاؤ گے تو دوزخ کے گڑھے کے ساتھ تمہارا بستر ہوگا۔ عقوبت گاہیں ہوں گی جیسا عمل ہوگا ویسی سزا کی منزل ہوگی۔

اس کے بعد کی سورت 57ویں سورۂ الحدید ہوگی یہ کائنات کی ساری مخلوقات خدا کی تسبیح ذکر میں دن رات مصروف ہے۔ ایک انسان ہی ایسا نکلا ہے جو سرکش اور شرارت پر آمادہ رہتا ہے بھول گیا ہے کہ موت آئیگی خدا کے پاس جانا ہے حساب و کتاب پیش ہونا ہے۔ نیکی ان لوگوں کی ہے جو خدا کی خوشنودی میں مال صدقہ خیرات کرتے ہیں لوگوں کی مالی مدد قرض حسنہ سے کرتے ہیں۔ بخل کنجوسی نہیں کرتے خدا کا خوف ڈر ہر وقت دل میں رہتا ہے۔ نیکی کے لیئے ابھارتا رہتا ہے۔ اللہ اپنے نیک بندوں کو آزماتا رہتا ہے۔ کچھ لوگوں سے دنیا کو چھوڑ کر راہبانہ زندگی خلوت خانقاہ میں پناہ لے لی دنیا سے دنیا کے کاروبار سے الگ ہوگئے۔ بیوی، بچے ساتھ نہ لیئے رسولوں کی تعلیمات کا مقصد یہ کبھی بھی نہ رہا۔ رسول اللہ نے تو زندگی بھرپور گزاری دنیا میں رہے بیوی بچے کاروبار زندگی سے دل لگایا دنیا بھی ساتھ رکھی دین کی تعلیمات پر عمل کرکے دکھایا خدا کے لیئے نہ دنیا چھوڑی نہ دین کو خیر باد کہا حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں لازم و ملزوم ہیں دونوں کے اجر و ثواب برابر ہیں۔ اللہ کا فضل و کرم بخششیں کسی کی میراث نہیں ہے۔ کہ خود بخود مل جائے اللہ جسکو دینا چاہے دیتا ہے اللہ بڑا مولا ہے بڑا کارساز مددگار ہے اللہ نے زمین کو معدنیات کے خزانوں سے بھر دیا ہے انسان کو اس کا استعمال بھی سکھا دیا ہے انسان کے لیئے ساری نعمتیں دنیا کے خزانے معدنیات سب کچھ نچھاور کر دیا ہے داؤد و سلیمان نے اس سے صنعت گری کی ہم نے انسان کو دنیا اور دین کی دولت سے مال دار کیا اور غیب کی باتوں پر یقین کرنا سکھایا۔ دین دنیا دونوں دیدیں۔ پھر حقوق اللہ اور حقوق العباد سکھا دیا اب انسان کس میں پھنس جاتا کہاں سے کہاں نکل جاتا ہے۔ وہ غور کرے ثواب کے دونوں حصے وہ کماتا ہے یا ایک حصہ کماتا ہے یا ایک بھی نہیں کماتا یا گمراہی ضلالت میں گر جاتا ہے۔